قارئین کے سوالات

جوابات

مولانا غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری مدرس جامعہ علوم اثریہ جہلم

سوال: جنازہ کے آگے یا پیچھے باوازِ بلند ذکر وغیرہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: جنازہ کے آگے یا پیچھے باوازِ بلند ذکر وغیرہ کرنا یہ "قبیح بدعت" ہے۔ قرآن وحدیث میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے، یہ رسول اللہ ﷺ، خلفائے راشدینؓ، صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؒ، ائمہ دین اور سلف صالحینؒ سے ثابت نہیں ہے اس کے باوجود "قبوری فرقہ" اس کو جائز قرار دیتا ہے، جنازہ کے آگے یا پیچھے باوازِ بلند ذکر یا قرآن خوانی کرنا نیکی کا کام ہوتا یا شریعت کی رو سے میت کو کوئی فائدہ پہنچتا، تو صحابہ کرامؓ جو سب سے بڑھ کر قرآن وحدیث کے معانی، مفاہیم و مطالب اور تقاضوں کو سمجھنے والے اور ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے تھے، وہ ضرور اس کا اہتمام کرتے۔

چاروں اماموں سے بھی اس کا جواز یا استحباب منقول نہیں ہے اور اہل بدعت کے امام احمد یار خان نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں: "ہم مسائلِ شرعیہ میں امام صاحب (ابو حنیفہ) کا قول وفعل اپنے لیے دلیل سمجھتے ہیں اور دلائلِ شرعیہ پر نظر نہیں کرتے ہیں"۔ (جاء الحق از احمد یار بریلوی: ۱/۱۵)

اب اہل بدعت پر لازم ہے کہ وہ اپنے امام ابو حنیفہؒ سے باسند صحیح اس کا استحباب ثابت کریں، ورنہ ماننا پڑے گا کہ اس فرقہ کا امام ابو حنیفہؒ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور "اجلی الاعلام بان الفتویٰ مطلقاً علی قول الامام" کے نام سے رسالے لکھنے والوں کو شعرانی جو انتہائی گمراہ انسان تھا، اس کے شریعت کے خلاف اقوال پیش کرتے وقت شرم کرنی چاہیے۔

واضح رہے کہ بعض حنفی اماموں نے جنازہ کے ساتھ باوازِ بلند ذکر کے عدمِ جواز اور بدعتِ قبیحہ ہونے کی صراحت بیان کی ہے:

۱۔ طحطاویؒ حنفی لکھتے ہیں: "ولا یرفع صوته بالقرأة ولا بالذکر ولا یغتر بکثرة من یفعل ذلك، وأما مایفعله الجهال فی القرأة علی الجنازة من رفع الصوت والتمطیط فیه فلا یجوز بالإجماع ولایسع أحدا یقدر علی إنکاره أن یسکت عنه ولا ینکر علیه وعلیهم الصمت ونحو ذلك كالأذكار المتعارفة بدعة قبیحة" یعنی: "جنازہ کے ساتھ قرأت اور ذکر کے وقت آواز بلند نہ کرے، جو لوگ بہ بلند آواز سے ذکر کرتے ہیں، ان کی کثرت کو دیکھ کر دھوکے میں نہ آجائے، جنازہ کے ساتھ جاہل لوگ جو ذکر اونچی آواز سے اور کھینچ کھینچ کر کرتے ہیں، یہ بالاجماع جائز نہیں ہے، کسی انسان کے لئے یہ جائز نہیں کہ

وہ اس کے انکار پر قدرت وطاقت رکھتا ہو پھر خاموش رہے اور اس پر انکار نہ کرے، لوگوں پر خاموشی لازم ہے، اسی طرح جنازہ کے ساتھ اذکار متعارفہ بدعت قبیحہ ہیں"۔ (حاشیہ الطحطاوی : ۳۴۲)

۲۔ امام ترکمانی حنفی لکھتے ہیں : "ومن البدع ما يفعل بين يدي الميت من قرأة و ذكر و حمل خبز وخرفان ، الكل لايرضى الواحد الديان" ترجمہ : "میت کے آگے قرأت وذکر کرنا، روٹیاں اور تازہ کھجوریں اٹھانا، بدعت کے کاموں میں سے ہے، ان ساری چیزوں پر کوئی ایک بھی دیندار انسان راضی نہیں ہو سکتا"۔ (کتاب اللمع فی الحوادث والبدع از ترکمانی حنفی : ۲۴۲)

نیز لکھتے ہیں : "وكذلك الذكر جهراً يكره فعله خلف الجنازة ، وليس فيه أجرللذاكر ولاللميت" یعنی : "اسی طرح جنازہ کے پیچھے اونچی آواز سے ذکر کرنا مکروہ ہے، اس میں ذاکر (ذکر کرنے والے) اور میت کے لئے کوئی اجر نہیں ہے"۔ (کتاب اللمع : ۲۱۶)

۳۔ حنفی مذہب کی معتبر ترین کتابوں میں لکھا ہے : "جنازے کے ساتھ جانے والوں کو خاموش رہنا واجب ہے اور بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن پڑھنا مکروہ ہے، اگر اللہ کا ذکر کرنا چاہیں، تو اپنے دل میں کریں"۔
(فتاویٰ عالمگیری : ۱/ ۱۶۲۔ فتاویٰ قاضی خان : ۱/ ۹۲ بحوالہ جاء الحق از نعیمی بریلوی : ۱/ ۴۰۸)

۴۔ امام نوویؒ لکھتے ہیں : "جان لو! درست اور مختار یہ ہے کہ جس پر سلف رضی اللہ عنہم کا عمل رہا ہے کہ جنازہ کے ساتھ چلتے وقت سکوت اختیار کیا جائے، قرأت اور ذکر وغیرہ میں آواز بلند نہ کی جائے، اس میں حکمت ظاہر ہے کہ خاموشی انسان کے دل کو مطمئن اور جنازے کے متعلق چیزوں کے بارے میں اس کی فکر کو جمع کر دیتی ہے، اس حالت سے یہی مطلوب ہے اور یہی حق بھی ہے، اس کی مخالفت کرنے والوں کی کثرت کو دیکھ کر دھوکہ مت کھا، ابو علی الفضیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ ہدایت کے راستوں کو لازم پکڑ، ان پر چلنے والوں کی قلت تجھے نقصان نہیں پہنچائے گی، گمراہی وضلالت کے راستوں سے بچ، گمراہی کے راستوں پر چل کر ہلاک ہونے والوں کی کثرت کی وجہ سے دھوکہ مت کھا"۔ (الاذکار از امام نووی : ۱۳۶)

اسی طرح جب امام نوویؒ سے سوال کیا گیا کہ دمشق میں بعض جاہل جنازے پر بری طرح کھینچ کھینچ کر، حد سے زیادہ سُر اور کلمات میں زائد حروف داخل کر کے قرأت کرتے ہیں، کیا ایسا کرنا مذموم چیز ہے یا نہیں؟

امام نوویؒ جواب دیتے ہیں : "یہ واضح برائی اور انتہائی قابلِ مذمت چیز ہے، اس کے حرام ہونے پر علماء کا اجماع ہے، امام ماوردیؒ اور دوسرے کئی ایک اماموں نے اس کے حرام ہونے پر اجماع نقل کیا ہے، وقتِ حاکم اس فعل پر ان کو ڈانٹے اور تعزیر قائم کرے اور اس فعل سے توبہ کرائے، ہر مکلّف جو اس کے انکار پر قدرت وطاقت رکھتا ہے، اس پر انکار لازم ہے"۔ (فتاویٰ الامام النووی : ۳۶)

۵۔ امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں: "جنازے کے ساتھ باوازِبلند ذکر وغیرہ کرنا، یہ اہلِ کتاب اور عجمیوں کی عادت تھی، لیکن اس امت کے بہت سارے لوگ بھی اس میں مبتلا ہو گئے ہیں"۔ (اقتضاء الصراط المستقیم: ۱/ ۳۱۶)
نیز فرماتے ہیں: "جنازے کے ساتھ آواز بلند کرنا بالاتفاق مکروہ ہے، خواہ قرأت ہی ہو" (الاختیارات الفقہیہ: ۸۸)
۶۔ امام ابن النحاسؒ المتوفی ۸۱۴ھ لکھتے ہیں: "اگر قرأت میں کھینچاؤ اور الحان نہ بھی ہو، پھر بھی یہ مکروہ بدعت ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ اور سلف میں سے کسی انسان سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے، اسی طرح جنازے کے ساتھ ذکر بھی مکروہ بدعت ہے"۔ (تنبیہ الغافلین عن أعمال الجاھلین وتحذیر السالکین من أفعال الھالکین: ۴۸۱)

اہلِ بدعت کے دلائل:

۱۔ اہلِ بدعت کا عمومی دلائل سے اس کا ثبوت پیش کرنا صحیح نہیں ہے، تفصیل کیلئے راقم کا رسالہ "رسول اللہ ﷺ کا یومِ پیدائش اور مروجہ جشنِ عید میلاد النبی ﷺ" مطبوعہ اہلحدیث یوتھ فورس جہلم، دیکھیں۔
۲۔ (عن ابن عمرؓ قال: لم یکن یسمع من رسول اللہ ﷺ و ھو یمشي خلف الجنازۃ إلا قول لا إلہ الا اللہ مبدیاً وراجعاً) یعنی: "جب رسول اللہ ﷺ جنازے کے پیچھے چلنا شروع کرتے اور جب واپس لوٹتے، تو ابنِ عمرؓ آپ ﷺ سے لا الہ الا اللہ کے سوا کچھ بھی نہیں سنتے تھے"۔ (الکامل لابن عدی: ۱/ ۲۶۹، ۴/ ۱۶۰۸)
میں کہتا ہوں یہ روایت موضوع (من گھڑت) ہے، اس کے راوی ابراہیم بن أبی حمید کے بارے میں امام أبو عروبہ فرماتے ہیں: "کان یضع الحدیث" "یہ حدیث گھڑتا تھا"۔ (الکامل لابن عدی: ۱/ ۲۶۹) (میزان الاعتدال: ۱/ ۱۷) (لسان المیزان: ۱/ ۲۸) (الکشف الحثیث عمن رمي بوضع الحدیث: ۳۷) (کتاب الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی: ۱/ ۲۱)
اس کے بارے میں تعدیل ثابت نہیں ہے۔
لہٰذا ایسی موضوع (من گھڑت) روایت بدعت کے ثبوت میں پیش کرنا سراسر دھوکا اور ظلم ہے۔
امام اہلِ بدعت احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں کہ اگر یہ حدیث ضعیف بھی ہو، پھر بھی فضائلِ اعمال میں معتبر ہے۔ (جاء الحق: ۱/ ۴۰۴)
اولاً: یہ روایت من گھڑت ہے۔ ثانیاً: اس مسئلہ کا تعلق احکام کے ساتھ ہے نہ کہ فضائل کے ساتھ، چونکہ اختلاف اس بارے میں ہے کہ جنازے کے آگے یا پیچھے ذکر کرنا جائز ہے یا ناجائز، نہ کہ اس کی فضیلت کے بارے میں، لہٰذا ثابت ہوا کہ اس کا تعلق احکام کے ساتھ ہے۔
ثالثاً: اس میں جنازے کے ساتھ باوازِبلند اجتماعی ذکر کا وجود نہیں ملتا۔
۳۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ: (أکثروا في الجنازۃ قول لا إلہ إلا اللہ) یعنی: "جنازے

کے ساتھ کثرت سے لاالٰہ الا اللہ پڑھو"۔ (الدیلمی: ۱/۱/۳۲)

اس کی سند میں سنان بن سعد ہے، جسے سعد بن سنان کہا جاتا ہے، امام ذھبی ؒ اس کے بارے میں لکھتے ہیں: "ضعفوہ" "محدثین نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے"۔ (دیوان الضعفاء والمتروکین از ذھبی: ۱/۳۲۰)

محدث البانی ؒ دیلمی کی سند: "عن عبدالله بن محمد بن وهب، حدثني يحي بن محمد بن صالح: حدثنا خالد بن مسلم القرشي حدثنا يحي بن أيوب عن يزيد بن أبي حبيب عن سنان بن سعد عن أنس" ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: "کہ یحیٰ بن ایوب سے نیچے راویوں کا ذکر مجھے نہیں ملا"۔ (سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ: ۶/۴۱۴، حدیث ۲۸۸۱)

ظاہر ہے کہ ضعیف اور مجہول راویوں کی روایت وہی قبول کرتا ہے، جو خود ضعیف اور مجہول ہو، دوسری بات یہ ہے کہ اس روایت میں ذکر بالجہر کا وجود نہیں ملتا۔

تنبیہ: جناب مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں: "ہمارے حضرت حاجی (امداد اللہ) صاحب قبلہ نے انتقال کے وقت مولوی اسماعیل صاحب سے فرمایا تھا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میرے جنازے کے ساتھ ذکر بالجہر کیا جائے، انھوں نے کہا: حضرت یہ تو نامناسب معلوم ہوتا ہے، ایک نئی بات ہے، جس کو فقہاء نے اس خیال سے کہ عوام سنت نہ سمجھ لیں، پسند نہیں کیا، فرمایا بہت اچھا، جو مرضی ہو، خیر بات آئی گئی ہوئی اور کسی کو اس کی خبر بھی نہیں ہوئی، کیونکہ خلوت میں گفتگو ہوئی تھی، مگر جب جنازہ اٹھا تو ایک عرب کی زبان سے نکلا: "أذكروا الله" بس پھر کیا تھا، سب لوگ بے ساختہ ذکر کرنے لگے اور لا الٰہ الا اللہ کی صدائیں برابر قبرستان تک بلند رہیں، بعد میں مولوی اسماعیل صاحب اس گفتگو کو نقل کر کے کہتے تھے کہ ہم نے حضرت کو تو منوا دیا، مگر اللہ تعالیٰ کو کیونکر منوائیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت کی تمنا پوری کر دی"۔ (قصص الاکابر از تھانوی: ۱۱۹) (الافاضات الیومیہ از تھانوی: ۳/۲۷۷)

اس واقعہ سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئیں:

۱۔ دیوبندیوں کے عقیدہ وحدۃ الوجود کے امام اور ان کے پیر و مرشد کے نزدیک بدعت اور بے اصل کام کی خواہش کرنا بھی صحیح ہے اور خلافِ شریعت کام کی وصیت بھی۔

۲۔ جنازے کے آگے یا پیچھے باآوازِ بلند ذکر وغیرہ کی بدعت پر عمل کرنے میں تمام تقلید پرست متفق ہیں۔

۳۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھی جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتے۔

الحاصل: جنازے کے آگے یا پیچھے باآوازِ بلند ذکر اور نعت خوانی وغیرہ بدعتِ قبیحہ، سیئہ اور مذمومہ ہے۔

سوال: کیا نمازِ عشاء سے پہلے چار سنتیں ثابت ہیں؟ ماسٹر جمعہ خان ۔ خورد جہلم